بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجزائر سے شام تک۔۔۔نور و نار!

اسامہ محمود حفظہ اللہ

یہ ۹۰ء کی دہائی کا آغاز تھا......الجزائر کی جہادی تحریک زوروں پر تھی...... کوئی گاؤں اور قریہ مجاہدین یا ان کے مؤیدین سے خالی نہیں تھا ...... روس افغانستان میں شکست کھا چکا تھا اور پوری امت میں ایک غیر معمولی جہادی ولولہ پایا جاتا تھا...... شیخ اسامہ بن لادن رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ روس کی شکست کے بعد افغانستان سے نکل کر سوڈان آچکے تھے اور وہاں سے اپنی مبارک مہم جاری رکھے ہوئے تھے......الجزائر کی خبریں انہیں بھی پہنچ رہی تھیں۔ شیخ عطیۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے سوڈان سے الجزائر کے لئے رخت سفر باندھا تو ان دونوں حضرات نے وہاں کی جہادی تحریک کے امیر کے لئے محبت اور نصائح پر مبنی خطوط لکھ کر شیخ عطیہ کو تھما دیئے۔ شیخ عطیہ خوشی اور امید دل میں لئے ان خطوط کے ساتھ الجزائر پہنچ گئے...... شیخ نے امیر صاحب کو ڈھونڈنا شروع کیا...... نہایت مشکل سے ان تک رسائی ہوئی...... امیر صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے گپ شپ میں مصروف تھے...... شیخ نے اپنا تعارف کرایا اور انہیں بتایا کہ وہ ان کے لئے شیخ اسامہؒ اور شیخ ایمن کی طرف سے پیغامات لائے ہیں...... امیر صاحب نے یہ کہتے ہوئے ساتھیوں کے ساتھ باتیں جاری رکھیں کہ: ''میں مصروف ہوں ،بعد میں دے دینا''...... شیخ عطیہ دکھ اور تعجب کے ساتھ اٹھ گئے۔ اگلے دن پھر جب امیر صاحب قریب سے گزرے تو شیخ عطیہ نے انہیں سلام کیا، مگر امیر صاحب نے خط کا پوچھا تک نہیں، تیسری دفعہ شیخ عطیہ نے خود امیر صاحب کو نہایت ادب کے ساتھ خطوط یاد دلانے کی جرأت کی تو شیخ کو جواب ملا: ''یاد ہے مجھے۔۔۔فارغ ہو جاؤں گا تو خود منگوالوں گا''، شیخ عطیہ ان کے رویے سے مایوس ہو گئے۔ چند دن بعد جب امیر صاحب نیم دراز انداز میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ گپ شپ میں مصروف تھے ...... شیخ عطیہ کو گزرتے دیکھا تو اونچی آواز میں انھیں پکارا: ''او! لیبی!! او! لیبی... ادھر آ'! شیخ قریب آگئے ،امیر صاحب نے فرمایا: ''وہ خطوط دو!''...... شیخ نے دیر آید درست آید سمجھ کر جلدی سے خطوط نکال کے ان کے حوالے کر دیئے...... امیر صاحب نے ایک خط کھولا، تھوڑا ہی پڑھا تھا کہ قہقہہ لگایا اور کہا: ''هٰؤلاء جماعة القلم،لايقاتلون، لايجاهدون، فقط يكتبون ''۔۔ '' یہ لوگ تو بس قلم والی جماعت ہیں ،نہ لڑتے ہیں، نہ جہاد کرتے ہیں ،بس لکھتے رہتے ہیں''...... یہ کہہ کر خطوط واپس شیخ عطیہ کی طرف پھینک دیئے اور پھر امیر کے گرد موجود ان کے ہمنواؤں نے امیر صاحب کے قہقہے سے زیادہ اونچی آواز میں قہقہے لگائے......! شیخ عطیہ رحمۃ اللہ علیہ یہاں خراسان میں، نہایت دکھ کے ساتھ اس واقعے کا ذکر کیا کرتے تھے ، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

الجزائر میں بعض اہلِ خیر شیخ ابو مصعب سوری فک اللہ اسرہ کے جہادی تجربات پر مبنی کتابوں سے دورہ جات کراتے تھے۔ اس "جرم" پر ان حضرات کو سزائیں دی گئیں، دورہ جات پر پابندی لگی اور شیخ کی ان کتابوں کو امیر صاحب نے یہ کہہ کر آگ لگوائی کہ یہ فکری کتابیں بدعت ہے جس کا ہمارے عملی جہاد سے تعلق نہیں! [1]

شیخ عطیہ ان لوگوں کو ان کے 'منہج' کی غلطی پر توجہ دلاتے اور اصلاح کی کوشش کرتے رہے، مگر بے سود۔ بالآخر شیخ کو اس منحرف جماعت کی جیل میں ڈالا گیا، آپ پر جہادی منہج سے غداری اور فساد پھیلانے کا الزام لگا۔ ایک عرصہ ان مجرمین کی جیل میں گزار کر جب شیخ رہا ہوئے، تو اپنے ایک ہم فکر مخلص اور مصلح ساتھی کو الجزائر چھوڑنے کا مشورہ دیا...... وہ نہیں مانے......انھیں اب بھی اُس گروہ سے امیدیں باقی تھیں۔ پس شیخ عطیہ تو اپنی جان بچاتے ہوئے الجزائر سے نکلنے میں کامیاب ہوگئے مگر پیچھے ان کے ساتھی کو نہایت بے دردی کے ساتھ قتل کیا گیا، انھیں ان کے "غلط منہج" اور نصیحتیں کرنے کی سزا دی گئی! اللہ کی رحمتیں ہوں ان پر!

ایک وقت تھا کہ الجزائر کی جہادی تحریک نے پورے الجزائر کو اپنی گرفت میں لے لیا تھا اور فتح و نصرت کی منزل بہت قریب دکھائی دے رہی تھی...... مگر تاریخ نے اس تحریک کو امت مسلمہ کے ماتھے پر بدنما داغ لکھا، اس تحریک کے سبب لاکھوں مسلمانوں کا خون ہوا، مسلمان ماؤں اور بہنوں کی عزتیں لٹیں مگر مسلمانوں کا یہ خون کرنے اور ان کی عزتیں لوٹنے والے غیر نہیں تھے، جہاد اور اسلام کے نام لیوا تھے! ایک وقت تھا کہ الجزائری عوام کسی مجاہد کو ایک گلاس پانی پلانا بھی اپنی سعادت سمجھتے تھے مگر پھر یہ بھی دیکھا گیا کہ وہی مسلمان عوام پھر مجاہد تو کیا کسی باشرع چہرے تک کو بھی دیکھ کر رستہ بدل لیتے تھے۔ اور پھر تاریخ نے یہ بھی لکھا کہ یہ گروہ دشمن کے نہیں، بلکہ اپنے ہی ہاتھوں ایک دوسرے کو مار کر ختم ہوگیا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ اس گمراہ ٹولے کے آخری ذمہ دار نے اپنے تین محافظوں سمیت ایک چھوٹی سی فوجی چوکی پر خود سے گرفتاری دے دی۔ یوں یہ تحریک ایک ایسی بھیانک خونی لکیر چھوڑ کر تاریخ کی کتابوں میں دفن ہوگئی جس کو دیکھ کر سر شرم سے جھک جاتا ہے.........!

الجزائر کا یہ گمراہ ٹولہ ابتداء ہی سے ایسا نہیں تھا ...... اس کی صفوں میں موجود جہل اور غلو کے مہلک امراض بھی قابل علاج تھے...... مگر افسوس کہ ان کی قیادت عُجب، تکبر، خود فریبی، بے ادبی، بد اخلاقی اور غلط مؤقف پر اصرار کے تباہ کن رویے سے باہر نہیں نکل سکی، علماءِ جہاد کی نصیحتوں کو انہوں نے قابل التفات نہیں سمجھا اور دیگر جہادی قائدین نے انھیں 'مصالح اور مفاسد' کی اہمیت اور نزاکت جب بھی سمجھانا چاہی تو ان بدنصیبوں نے انھیں الٹا 'مصلحت پسندی' اور 'مداہنت' کے طعنے دیئے۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ یہ رویے ہی ان کی گمراہی کا سب سے بڑا سبب تھا اور یہاں سے ہی ان کا 'مجاہد' سے 'مجرم' بننے کا سفر شروع ہوا اور اسی کے سبب یہ تحریک عروج کے بعد زوال اور بربادی کا شکار ہوئی اور امت کے لیے رحمت کی بجائے سراپا زحمت بن گئی!

قائدینِ جماعت "الدولۃ الاسلامیۃ فی العراق والشام" کے منہج کا انحراف تاحال اس سطح تک نہیں پہنچا ہے، [اللہ انہیں جلد سنبھلنے کی توفیق دے، آمین] مگر جن وجوہات کی بنا پر الجزائر کی تحریک 'جہاد' سے 'فساد' میں داخل ہوئی، یہاں بھی کم و بیش وہ تمام اسباب نظر آرہے ہیں۔ عُجب و خود سری، تنظیمی تعصب، تکفیر میں بے احتیاطی، احکام شریعت کے فہم میں سطحیت، قتلِ مسلم کے معاملے میں تساہل، سوءِ ادب، بد اخلاقی اور اور اہل ایمان کے لئے سختی وشدت! وہی زہرِ قاتل آج بھی موجود ہے جس نے الجزائر کے جہاد کو خونِ مسلم سے رنگین کر دیا تھا۔ جس عالمی جہادی قیادت نے الجزائر کی تحریک شروع ہوتے، پٹڑی سے اترتے اور بالآخر تباہی کے مہیب گڑھے میں گرتے دیکھی آج بھی وہی قیادت اس تازہ گمراہی کی نشان دہی کر رہی ہے ......ان قائدین اور علماءِ حق کی نصیحتیں بھی وہی ہیں اور بدلے میں ان کے ساتھ بد اخلاقی اور طعن و تشنیع بھی وہی!

---

[1] شهادتی علی جهادی الجزائر، للشیخ ابومصعب سوری فک الله اسره

یہ امت الجزائر کا سانحہ بار بار دیکھنے اور اس کے تباہ کن نتائج پھر سے بھگتنے کی کسی طور پر متحمل نہیں...... ابھی تو مظلوم و مقہور امت کے زخموں پر مرہم رکھنے اور ان ظالموں کی گردن دبوچنے کا وقت ہے جو اس کی گردن پر بزورِ قوت مسلط ہیں۔ منہج کا یہ اختلاف ایسی گرہ قطعاً نہیں کہ جسے اللہ کے مجاہد بندے کھول نہ پائے ہوں یا کسی ابہام وتذبذب کا شکار ہوں...... ہر گز نہیں! یہ تو ایک واضح اختلاف بلکہ اس گروہ کا واضح انحراف ہے! اس اختلاف میں کون حق پر ہے اور کون غلطی پر؟...... خلافت کی طرف گامزن قافلہ کونسا ہے اور جہادی قوتوں کو ضائع کرنے، انھیں اپنے ہی موحد بھائیوں کے خلاف کھپانے والی راہ کونسی؟...... یہ جاننا اب مشکل نہیں رہا! مجاہدین الحمدللہ جانتے ہیں کہ انہیں اپنا منہج کہاں سے لینا ہے؟...... کون اہلِ حق ہیں اور کون غلو کے شکار؟......دین اور امت کی خیر خواہی کہاں ہے اور شریعتِ مطہرہ کی جگہ جماعت اور شخصیات کے لیے تعصب کا اندھا بہرہ فتنہ کہاں؟......کون **أشداء على الكفار** ہونے کے ساتھ ساتھ **رحماء بينهم** کی صفت کے بھی حامل ہیں اور کس نے اپنوں اور پرایوں سبھی کے ساتھ شدت اور خودسری کے اُس رستے کا انتخاب کیا ہے جو پہلے بھی امت کو تباہی اور بربادی سے دوچار کرنے والوں کا طریقہ رہا ہے اور جس کی ضرب دوسروں سے پہلے اپنے ہی مومن اور مجاہد جماعتوں پر پڑتی ہے۔

اس شر سے ان شاءاللہ خیر ہی برآمد ہوگی اور اس گرد کے بیٹھنے میں ان شاءاللہ زیادہ عرصہ نہیں لگے گا، کیونکہ بھڑکیلے بیانات سے حقائق مسخ نہیں ہوسکتے، میڈیا کی چکاچوند [گلیمر] سے مصالح مفاسد اور مفاسد مصالح میں نہیں تبدیل کیے جاسکتے، من پسند تاویلات اور علمی اصولوں سے آزاد اجتہادات کے ذریعے خونِ مسلم کی حرمت کا حکم تبدیل نہیں کیا جاسکتا اور جہادی قائدین پر جھوٹی تہمتیں باندھنے اور رکیک حملے کرنے سے امت کو اس کے حقیقی پاسبانوں اور خیر خواہوں سے بدظن نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح یہ بات بھی واضح ہے کہ انٹرنیٹ کی فرضی(virtual) دنیا کے گمنام اور مجہول حضرات کے فتوؤں کو حق اور باطل کی کسوٹی نہیں بنایا جاسکتا ہے، نہ ہی وہ مجاہدین کی شرعی رہنمائی کے لیے اصل مرجع قرار دیے جاسکتے ہیں۔ رہنمائی تو دراصل محاذوں پر موجود ان معلوم و معروف علماء اور قائدین سے لی جائے گی جو دہائیوں سے حق کا جھنڈا اٹھائے ہوئے صبر واستقامت کی تاریخ رکھتے ہیں اور جن کے علم و عمل اور سیرت و کردار کی گواہی بڑے چھوٹے، اپنے پرائے سبھی دیتے ہیں۔ الحمدللہ یہ قائدین اہل خیر کی طرف سے آنے والی نقد ونصیحت کو اپنے لئے توشۂ آخرت خیال کرتے ہیں اور یہ ان لوگوں کی طرح نہیں ہیں جن کے یہاں ہمدرد اور مخلص وہی سمجھا جاتا ہے جو ان کے ہر غلط کو صحیح، قُبح کو حسن اور جہل کو علم کہہ دے...... جہاں کسی خیر خواہ نے ان کے اچھے کو اچھا اور برے کو برا کہہ کر تنقید کی جسارت کی......اختلاف کا اظہار کیا...... تو وہ فوراً جھوٹا، فاسق اور دشمن کا آلہ کار تک قرار پایا! یہی نہیں...... انہیں تو امراء بھی ایسے ہی مطلوب ہیں جو مامورین کی غلطیوں پر سکوت اختیار کریں، بلکہ مامورین کی اطاعت کریں ......جہاں کسی امیر نے ان کو غلطیوں پر توجہ دلانے کی کوشش کی اُس دن وہ امیر بھی معتوب ٹھہرا...... اس کا منہج بھی باطل ہوگیا......اور اس کے احکامات بھی خلافِ شرع ٹھہرے! [نمونے کے طور پر جماعت 'الدولۃ......' کے ترجمان کے بیانات ''**فذرهم وما يفترون**'' اور ''**ما كان هذا منهجنا ولن يكون** '' ملاحظہ ہوں]

افسوس، صد افسوس۔۔۔آج شریعت سے آزاد انہی افسوس ناک رویوں کے سبب دسیوں یا سینکڑوں نہیں، ہزاروں مسلمان قتل ہوگئے ہیں......جن بندوقوں کا رخ نُصیری کافروں کی طرف تھا وہ اہلِ توحید کے سینے چھلنی کرنے لگی ہیں......فتوحات اور پیش قدمیوں کا سفر علاقے چھوڑنے اور پس قدمیوں میں تبدیل ہوگیا ہے۔ ایک وقت تھا کہ بشارالاسد ملک سے باہر جائے پناہ ڈھونڈ رہا تھا لیکن اب یہ وقت آگیا کہ وہ دمشق میں کھڑے ہو کر بغاوت کا جلد قلع قمع کرنے کی[اپنے زعمِ فاسد میں] خوشخبری دے رہا ہے! بشار کا یہ خواب ان شاء اللہ خواب ہی رہ جائے گا...... ظلم کی یہ رات چھٹنے والی ہے...... اللہ کے شیر جاگ اٹھے ہیں...... اپنا شکار پہچان چکے ہیں...... اپنوں کی یہ بے رحمی ان شاءاللہ ان کا رستہ کبھی نہ روک پائے گی......کیونکہ یہ محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی امت ہے اور اس کے پاس اللہ کی نازل کردہ آخری شریعت ہے...... یہاں رستے سے پھسلنے والے اپنا وزن کھودیتے ہیں چاہے وہ اپنے باقی رہنے پر کتنا ہی یقین کیوں نہ رکھتے ہوں...... جبکہ حق کی شاہراہ پر چلنے والا قافلہ جلد یا بدیر منزل پر پہنچ کر رہتا ہے چاہے راہ میں پہاڑ جیسی آزمائشوں کا سامنا ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔

فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ... (الرعد: 17)

''جو جھاگ ہوتا ہے وہ تو باہر گر کر ضائع ہو جاتا ہے، مگر وہ چیز جو لوگوں کے لیے فائدہ مند ہوتی ہے، وہ زمین میں ٹھہر جاتی ہے۔۔۔''

الجزائر کے اس فاسد گروہ کا نام و نشاں تک باقی نہیں بچا جو ۹۰ء کی دہائی میں امت کے لیے وبال کا باعث بنا تھا...... مگر الجزائر کے مخلصین پر مشتمل ایک صاف ستھری جہادی تحریک الحمدللہ آج بھی باقی ہے اور پہلے سے زیادہ منظم و پختہ ہے...... جہل اور غلو کے وہ سب کردار نابود ہو چکے ہیں مگر یہ مجاہدین آج تک مغربِ اسلامی کی کفریہ طاقتوں پر عذاب کا کوڑا بن کر برس رہے ہیں۔ یہ وہ مجاہدین ہیں، جنھوں نے الجزائر کے اُس تاریک فتنے میں بھی ثابت قدمی دکھائی...... یہ مایوس ہو کر پہاڑوں سے اترے، نہ ہی اسلحے کو اپنے جسموں سے علیحدہ کیا...... یہ جمہوری راہوں پر چلنے کی ذلت سے انکار پر قائم رہے، باطل نظامِ کفر کے خلاف فرض جہاد بھی جاری رکھا اور علمائے جہاد اور قائدین جہاد کی سمع و اطاعت میں مسلمان عوام کے ساتھ محبت و اخوت اور خیر خواہی و اصلاح کا رشتہ بھی نہیں توڑا۔ الحمدللہ! الجزائر کی جہادی تحریک جاری و ساری ہے، یہ تحریک نور بھی ہے اور نار بھی! یہ امتِ مسلمہ کے لئے نور ہے، اس کو فرضیت جہاد ادا کرنے، افراط و تفریط سے بچنے اور حق پر ثبات دکھانے کا رستہ دکھا رہی ہے...... جبکہ یہ دشمن کے لئے نار ہے...... مگر ایسی آگ جو اپنوں اور غیروں میں تمیز کرتی ہے اور جس سے طاغوتی ایوان ہی خاکستر ہوتے ہیں......!

اے ہمارے رب! ہماری خطائیں معاف فرما، مجاہدین کو افراط و تفریط سے بچنے کی توفیق دے، ارضِ شام میں مجاہدین کو فتح نصیب فرما، ان کی خطائیں معاف فرما، ان کی قربانیاں قبول فرما، ان کے دل آپس میں جوڑ دے، شرق و غرب کے کفار اور عالمِ عرب کے طاغوتوں کی سازشیں انہی پر واپس پلٹا دے!

یارب! تو اپنی رحمتِ خاصہ سے جماعت 'الدولۃ الاسلامیۃ فی العراق والشام' کے ان بھائیوں کو ہدایت دے، انہیں اپنی غلطیاں پہچاننے اور ان سے پیچھے ہٹنے کی توفیق دے، ان کی قیادت کو حق کی طرف واپس لوٹنے اور اپنی اصلاح کرنے کی توفیق دے۔ یااللہ! تو جانتا ہے کہ ان کے اس غلو میں آگے بڑھنے پر ہمیں شدید دکھ اور صدمہ ہے اور ان کے اصلاح کی طرف لوٹنے پر ہمیں حد سے زیادہ مسرت ہو گی......اے ہمارے رب اس امتِ مظلومہ کے حال پر رحم فرما، آمین!

وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين

۵ رجب، ۱۴۳۵ ھ